Green Island
Youth Forum
(A Project of GIT®)

# بعنوانِ شہادت امام زین العابدین علیہ السلام

Contact us on
**0213 2253 606**

علی بن حسین بن علی بن ابی طالب علیہم السلام، جو امام سجاد علیہ السلام و امام زین العابدین علیہ السلام کے نام سے مشہور ہیں، شیعوں کے چوتھے امام ہیں۔ مشہور قول کی بنا پر، سال ۳۸ ہجری میں متولد ہوئے[1]۔ آپ علیہ السلام کو اپنے دادا امام علی علیہ السلام، اپنے چچا امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام اور والد امام حسین علیہ السلام کے ساتھ زندگی گزارنے کا موقع نصیب ہوا[2]۔

شیخ مفید نے آپ علیہ السلام کی والدہ کا نام و نسب، شہر بانو یا شاہ زنان، دختر یزدگرد، ابن شہریار بن کسری بیان کیا ہے[3]۔

آپ علیہ السلام کی کنیت ابوالحسن اور القاب میں زین العابدین، سید الساجدین، سجاد، ذوالثفنات معروف ہیں[4]۔

امام سجاد علیہ السلام کی امامت ۶۱ھ قمری میں شہادت امام حسین علیہ السلام سے آغاز ہوئی اور سال ۹۴ قمری ہجری تک چلتی رہی یوں آپ کی مدت امامت، ۳۴ سال بنتی ہے[5]۔

---

[1] الارشاد، ۱۴۱۳ق، ج۲، ص۱۳۷

[2] مناقب آل ابی طالب، ۱۳۷۹ق، ج۴، ص۱۷۵

[3] شیخ مفید، الارشاد، ۱۴۱۳ق، ج۲، ص۱۳۷

[4] اعلام الوری، ۱۳۹۰ق، ص۲۵۶

[5] الارشاد، ج۲، ص۱۳۸

مورخین کے مطابق، امام سجاد علیہ السلام واقعہ کربلا کے دوران ۲۳ سال کے تھے چونکہ عاشورہ کے دن آپ علیہ السلام شدید بیمار تھے جس کی بنا پر جو بھی قتل کا ارادہ کرتا بیماری کی شدت کو دیکھ کر کہتا کہ اس کی موت کے لیے یہی بیماری کافی ہے یوں پروردگار نے زمین پر آنے والی حجت خدا کو محفوظ رکھا[1]۔

امام سجاد علیہ السلام نے کربلا کے بعد دربار کوفہ اور مسجد شام میں خطبے دیئے جس میں اپنا، اپنے والد اور دادا کا لوگوں میں تعارف کرایا اور انہیں بتایا کہ جو یزید اور اس کے کارندوں نے لوگوں میں تبلیغ کی ہے وہ غلط ہے تاکہ معلوم ہو آپ علیہ السلام کے بابا کوئی خارجی نہیں تھے اور نہ ہی وہ مسلمانوں میں انتشار پھیلانا چاہتے تھے بلکہ انہوں نے حق کی خاطر اور مسلمانوں کی دعوت پر سفر کیا۔ وہ دین میں پھیلائی گئی بدعتوں کو جڑ سے اکھاڑنا چاہتے تھے[2]۔۔۔

حضرت سجاد علیہ السلام اور زینب کبری علیہا السلام کے خطبوں سے لوگ بیدار ہوئے اور شام میں بے چینی اور بغاوت آثار نظر آنے لگے جس کی بنا پر یزید نے اسیروں کو رہا کرنے کا حکم دیا۔ اسیران کربلا، جب مدینے کے نزدیک پہنچے تو امام سجاد علیہ السلام نے بشیر بن

---

[1] الارشاد، ج ۲، ص ۱۱۳

[2] زندگانی علی بن الحسین علیہ السلام، ص ۷۵

جزلم کو حکم دیا کہ اپنے اشعار کے ذریعے لوگوں کو لٹے ہوئے کاروان کی آمد کی خبر دے، جس کی بنا پر بشیر نے مسجد نبوی میں آکر یوں فریاد بلند کی:

یا أَهْلَ یَثْرِبَ لا مُقامَ لَکُمْ بِها		قُتِلَ الْحُسَیْنُ فَأَدْمُعی مِدْرارُ

اَلْجِسْمُ مِنْهُ بِکَرْبَلاءَ مُضَرَّجٌ		وَالرَّأْسُ مِنْهُ عَلَی الْقَناةِ یُدارُ

ترجمہ: اے مدینہ والو! اب مدینہ تمہارے رہنے کے قابل نہ رہا، کیونکہ حسین علیہ السلام مارے گئے۔۔۔ پس مسلسل آنسو بہاؤ ان کا جسم اقدس کربلا میں بے گور و کفن تھا اور آپ کے سر اقدس کو نوک نیزہ پر گھمایا گیا۔

لوگ نالہ و شیون کے عالم میں کاروان اہلبیت علیہم السلام تک پہنچ گئے جہاں امام سجاد علیہ السلام نے لوگوں سے خطاب کیا[1]:

امام سجاد علیہ السلام واقعہ کربلا کے بعد، ۳۴ سال زندہ رہے جس میں ہمیشہ شہداء کربلا کی یاد کو زندہ رکھنے کی کوشش کرتے۔ جب کبھی ٹھنڈا پانی آتا امام حسین علیہ السلام کو یاد کر کے گریہ فرماتے[2]۔

---

[1] الارشاد، ج۲، ص ۱۲۲

[2] بحار الانوار، ج۴۵، ص۱۴۹

# فضائل ومناقب

عبادت: مالک بن انس سے منقول ہے کہ علی بن حسین علیہ السلام روزانہ ہزار رکعت نماز پڑھتے تھے یہاں تک کہ دنیا سے رحلت کر گئے، اسی بنا پر آپ کو زین العابدین کہا جاتا ہے[1]۔

فقراء کی مدد: ابو حمزہ ثمالی سے روایت ہے کہ علی بن حسین علیہ السلام رات کو مخفیانہ طور پر غذا کی بوری اپنے دوش پر اٹھا کر فقیروں تک پہنچاتے اور فرماتے: جو صدقہ رات کی تاریکی میں دیا جائے وہ غضب خدا کو ٹھنڈا کرتا ہے۔ ان بوریوں کا اثر آپ کی پشت پر غسل میت کے دوران نمایاں تھے[2]۔

علم: صحیفہ سجادیہ، امام سجاد علیہ السلام کی دعاؤں کا مجموعہ ہے، جو زبور آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی کہلاتی ہے۔ اس میں طاغوت سے اظہار بیزاری، خدا کی بندگی اور راز عبودیت نمایان ہے[3]۔

---

[1] عقد الفرید، دار الکتب العلمیہ، ج۳، ص۱۱۴

[2] زندگانی علی بن الحسین علیہ السلام، ص۱۴۸-۱۴۷

[3] زندگانی علی بن الحسین علیہ السلام، ص۱۰۵

**شہادت:** امام سجاد علیہ السلام کی شہادت، ۲۵ محرم میں ولید بن عبد الملک کے دستور پر دیئے گئے زہر کی بنا پر واقع ہوئی۔ آپ علیہ السلام کا روضہ قبرستان بقیع میں قبر امام حسن مجتبیٰ علیہ السلام، امام محمد باقر علیہ السلام و امام جعفر صادق علیہ السلام کے ساتھ ہی ہے۔ امام علیہ السلام کی عمر شہادت کے وقت، ۵۷ سال تھی[1]۔

آخر میں یہی دعا ہے کہ ہمیں بھی امام زین العابدین علیہ السلام کی طرح کربلا کی یاد کو تازہ رکھنے اور بہترین انداز سے عزاء اہلبیت علیہم السلام کی توفیق عطا کرے۔ آمین

مقالہ نویس: شیخ غلام مہدی حکیمی

[1] الاتحاف بحب الاشراف، ص۲۷۶ و ۲۷۷